ماہِ قرآن رمضان المبارک میں امتّ محبوبِ رحمٰن کو پہنچائیں،

پیغامِ قرآن اور فرامینِ شاہِ دو جہان

درسِ قرآن و حدیث

پیشکش

علامہ راشد علی عطاری مدنی

درس نمبر:25

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

خلاصہ پارہ 25

مع درسِ حدیث

پیشکش

علامہ ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

(مُستَطرَف، ج ۱، ص ۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب	:	خلاصہ پارہ 25 مع درسِ حدیث
مرتب	:	علامہ ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی
صفحات	:	25
اشاعت اوّل	:	مارچ 2024ء (ویب ایڈیشن)
پیشکش	:	ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

اس فائل میں پچیسویں پارے کا خلاصہ ہے جسے آپ تراویح
کے بعد صرف 10 منٹ میں بیان کر سکتے ہیں

اس کے بعد 1 حدیثِ قدسی ہے اور 1 حدیثِ نبوی ہیں
ان کا درس آپ بعدِ عصر یا فجر میں اپنی سہولت سے دے سکتے
ہیں

ہماری فائل پر عمل کریں گے تو ان شاء اللہ اختتام رمضان پر
مکمل قرآن پاک کا مختصر خلاصہ

ایک اربعین احادیثِ قدسیہ (امام غزالی)
اور ایک اربعین احادیث نبویہ (علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی)

پڑھنے اور سنانے کی سعادت پائیں گے۔ ان شاء اللہ

خلاصہ پارہ:25

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الصلوۃ والسلام علیك یارسو ل اللّٰه

نوٹ: یہ خلاصہ مفتی اعظم پاکستان، مفتی منیب الرحمٰن صاحب کے خلاصہ مضامین قرآن سے ہی لیا گیا ہے البتہ خلاصہ دَر خلاصہ اسی سے مختصر کیا گیا ہے۔

اس پارے کی ابتدا میں بتایا کہ قیامت ' شگوفوں سے نکلنے والے پھلوں،حمل اور وضع حمل کا علم اللہ ہی کی طرف لوٹایا جائے گا۔

انسان کی فطری خود غرضی کو آیت 49 میں بیان کیا کہ انسان اپنی بھلائی کی دعا مانگتے ہوئے تو کبھی نہیں تھکتا اور اگر اسے کبھی کوئی شر پہنچ جائے'تو وہ مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے۔

آیت 51 میں پھر فرمایا: اور جب ہم انسان پر کوئی انعام کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو بچا کر ہم سے دُور ہو جاتا ہے اور جب اس پر مصیبت آتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے والا ہو جاتا ہے'یعنی اللہ کی ذات سے وہ خود غرضی اور ذاتی منفعت پر مبنی تعلق تو قائم رکھتا ہے'مگر اس کے اَحکام کو فراموش کر دیتا ہے۔ انسان کو تکلیف پہنچنے کے بعد اللہ کوئی رحمت عطا

کرے تو وہ اسے انعامِ الٰہی سمجھنے کی بجائے ' اپنا استحقاق سمجھنے لگتا ہے اور قیامت کا انکار کرنے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر قیامت آ بھی گئی تو وہاں بھی مجھے یہ سب نعمتیں حاصل ہوں گی۔ اللہ فرماتا ہے کہ ہم کافروں کو ان کے اعمال بد کا مزہ سخت عذاب کی شکل میں دیں گے۔

الشوریٰ

اس سورت کے شروع میں ایک بار پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کو بیان کیا اور قیامت کا منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا: عنقریب آسمان (اس کی ہیبت سے) اپنے اوپر پھٹ پڑیں گے '(یعنی آسمانوں کی شکست وریخت اوپر سے نیچے کی طرف ہوگی) اور فرشتے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتے رہتے ہیں اور زمین والوں کے لئے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں ' سنو ! بے شک اللہ ہی بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

آیت 8 میں بتایا کہ اگر سب لوگوں کی جبری اطاعت ' اللہ کی مشیت ہوتی تو وہ سب لوگوں کو ایک دین پر کاربند فرما دیتا ' لیکن جزا وسزا کا مدار اختیاری اطاعت پر ہے اور جو اپنے اختیار سے اطاعت کریں گے ' وہی رحمت کے حق دار ہوں گے۔

آیت 27 میں بتایا کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو وہ ضرور زمین میں سرکشی کرتے' لیکن اللہ اپنی حکمت سے جتنا چاہتا ہے روزی عطا کرتا ہے' بے شک وہ اپنے بندوں کے حالات سے باخبر ہے۔

آیت 36 سے بتایا: سو تم کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے' وہ دنیا کی زندگی کا فائدہ ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے' وہ ایمان والوں کے لئے زیادہ اچھا ہے اور زیادہ باقی رہنے والا ہے اور وہ اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔

مزید بتایا کہ مسلمانوں کے معاملات باہمی مشاورت سے طے ہوتے ہیں اور برائی کا بدلہ اس جیسی برائی ہے' (یعنی یہ عدل کا تقاضا ہے) لیکن 'جس نے اپنے (قصوروار کو) معاف کر دیا' تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ کرم پر ہے۔

آیت 49 سے بتایا کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لئے ہے 'وہ جو چاہے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہے بیٹیاں عطا کرے اور جسے چاہے بیٹے دے اور جسے چاہے بانجھ کر دے' بے شک وہ بہت علم والا' قدرت والا ہے۔

مزید فرمایا: کسی بشر کی شان میں نہیں کہ وہ اللہ سے کلام کرے

'سوائے اس کے کہ وہ وحی فرمائے یا پردے کی اوٹ سے کلام فرمائے یا وہ کسی فرشتے کو بھیج دے کہ وہ اللہ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے' اس سے مراد یہ ہے کہ وحی ہی اللہ سے ہم کلام ہونے کا ذریعہ ہے 'خواہ بالمشافہ اور بالمشاہدہ بندے سے ہم کلام ہو' جیسا کہ معراج کی حدیث میں ہے یا اس صورت میں ہو کہ کلام تو سنائی دے 'لیکن جلوۂ ذات دکھائی نہ دے جیسا کہ اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔

مزید فرمایا: اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے آپ کی طرف روح (قرآن) کی وحی کی ہے' اس سے پہلے آپ از خود یہ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا چیز ہے اور ایمان کیا ہے' لیکن ہم نے اس کتاب کو نور بنا دیا' جس سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہیں ہدایت دیتے ہیں اور بے شک آپ ضرور صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کتاب اللہ کا ماخذ وحیِ ربانی ہے' اس کا مدار عقل وقیاس پر نہیں ہے۔

الزخرف

سورت کے شروع میں بتایا کہ ہر عہد کے منکرین اپنے نبی کا مذاق اڑاتے رہے' مگر پھر ہم نے بڑی طاقت ور قوموں کو بھی ہلاک کر دیا۔ کفار

فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے؛ حالانکہ وہ اللہ کے بندے ہیں۔ اللہ نے فرمایا: کیا یہ لوگ ان (فرشتوں) کی پیدائش کے وقت موجود تھے؛ چنانچہ آیت 16 میں کفار کے اِس انداز کے بارے میں فرمایا: کیا اس نے مخلوق میں سے اپنے لئے بیٹیاں بنائیں اور تمہارے لئے بیٹے مختص کر دیئے؛ حالانکہ ان میں سے جب کسی کو اس کی بشارت دی جائے' جس کے ساتھ اس نے رحمان کو متصف کیا ہے' (یعنی بیٹیاں) تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ غصے میں کڑھتا رہتا ہے۔

آیت 31 سے کفار مکہ کا یہ مطالبہ بیان ہوا کہ یہ قرآن دو بستیوں مکہ اور طائف کے کسی بڑے آدمی' (یعنی ولید بن مغیرہ اور ابو مسعود ثقفی) پر کیوں نازل نہ کیا گیا؟۔ اللہ نے فرمایا: کیا آپ کے رب کی رحمت کو یہ تقسیم کرتے ہیں' (یعنی یہ فیصلہ تو اللہ نے کرنا ہے کہ منصبِ نبوت کسے عطا کیا جائے) ہم نے ان کی دنیاوی زندگی میں ان کی معیشت (کے وسائل) کو تقسیم کیا ہے اور ہم نے (معاشی اعتبار سے) بعض کو بعض پر کئی درجے فضیلت عطا کی ہے' تاکہ وہ ایک دوسرے سے خدمت لیں اور آپ کے رب کی رحمت اس مال سے بہت بہتر ہے' جس کو یہ جمع کر رہے ہیں۔

دنیا کی زندگی کی بے وقعتی کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر لوگوں کے کفر میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہم ان کے لئے گھروں کی چھتیں ' سیڑھیاں ' دروازے اور مسندیں چاندی کی بنادیتے (اور چاندی ہی کیا) سونے کی بھی بنادیتے اور یہ سب دنیا کا سامانِ زیست ہے اور آپ کے رب کے پاس آخرت (کی نعمتیں صرف) متقین کیلئے ہیں۔

مزید فرمایا: جو رحمان کی یاد سے (غافل ہو کر) اندھا ہو جاتا ہے' اس پر ہم شیطان کو مسلط کر دیتے ہیں' تو وہی اس کا ساتھی ہے۔

آیت 67 سے بتایا کہ دنیا میں جو منکرین ایک دوسرے کی دوستی کا دم بھرتے ہیں' وہ ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے' یعنی ایک دوسرے کے خلاف سلطانی گواہ بنیں گے' لیکن اہلِ تقویٰ کی دوستی کا رشتہ قیامت میں جاری وساری رہے گا' انہیں بشارت دی جائے گی کہ اب تم ہر قسم کے خوف اور رنج والم سے آزاد ہو' اپنی بیویوں کے ساتھ ہنسی خوشی جنت میں داخل ہو جاؤ' ان کے لئے من پسند اور نگاہوں کو لبھانے والے ماکولات ومشروبات کے دور سونے کے برتنوں میں چلیں گے اور ان سے کہا جائے کہ یہی وہ جنت ہے' جس کا تمہیں وارث بنایا گیا تھا۔

الدخان

اس سورت کے شروع میں لیلۂ مبارکہ کا ذکر ہے' اکثر مفسرین نے اس سے لیلۃ القدر مراد لی ہے' مگر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے حوالے سے بعض مفسرین نے اس سے شعبان المعظم کی پندرہویں شب مراد لی ہے۔ اس رات کے طے شدہ معاملات فرشتوں کو تفویض ہوتے ہیں۔

آیت 25 سے بنی اسرائیل کی نجات اور فرعونیوں کے غرق کئے جانے کے پسِ منظر بیان ہوا۔

اس سورت کے آخر میں بتایا کہ کفار ومشرکین کی غذا جہنم میں زقوم (تھوہر) کا درخت ہوگا' جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے گا' جیسے کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے' انہیں گھسیٹے ہوئے جہنم کے وسط میں لے جایا جائے گا اور پھر ان کے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا اور یہ صورتِ عذاب ہوگی۔ اس کے بعد متقین کیلئے جنت کی عالی شان نعمتوں کا ذکر ہے۔

الجاثیہ

اس سورت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی قدرت وجلالت کی نشانیوں کا ذکر ہے۔ ان مضامین کو قرآن مجید میں بار بار بیان کیا گیا ہے۔

آیت نمبر 23 میں فرمایا: پس کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا کہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا اور اللہ نے اس کو علم کے باوجود گمراہ کر دیا اور اس کے کان اور اس کے دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا۔ پس، اللہ کے بعد اس کو کون ہدایت دے سکتا ہے، تو کیا تم نصیحت قبول نہیں کرتے۔

اس کے بعد منکرینِ آخرت کے اس نظریے کو بیان کیا، جو ہر دور کے ملحدین کا عقیدہ رہا ہے کہ جو کچھ ہے یہ دنیا کی زندگی ہے۔ پسِ مرگ کچھ بھی نہیں۔ قرآن نے بتایا کہ جس نے پہلی بار پیدا کیا، وہی دوبارہ زندہ کرے گا۔ جنہوں نے اس دنیا میں قیامت کے دن کو فراموش کر رکھا ہے، قیامت کے دن انہیں رحمتِ باری نظر انداز کر دے گی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا اور کوئی مددگار نہیں ہو گا۔

خلاصہ دَر خلاصہ

قیامت، شگوفوں سے نکلنے والے پھلوں، حمل اور وضع حمل کا علم اللہ ہی کی طرف لوٹایا جائے گا۔

انسان اپنی بھلائی کی دعا مانگتے ہوئے تو کبھی نہیں تھکتا اور اگر اسے کبھی کوئی شر پہنچ جائے، تو وہ مایوس اور ناامید ہو جاتا ہے۔

جب ہم انسان پر کوئی انعام کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو بچا کر ہم سے دُور ہو جاتا ہے اور جب اس پر مصیبت آتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے والا ہو جاتا ہے

'یعنی اللہ کی ذات سے وہ خود غرضی اور ذاتی منفعت پر مبنی تعلق تو قائم رکھتا ہے، مگر اس کے اَحکام کو فراموش کر دیتا ہے۔

عنقریب آسمان (اس کی ہیبت سے) اپنے اوپر پھٹ پڑیں گے، (یعنی آسمانوں کی شکست وریخت اوپر سے نیچے کی طرف ہو گی) اور فرشتے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتے رہتے ہیں اور زمین والوں کے لئے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں، سنو! بے شک اللہ ہی بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

اگر سب لوگوں کی جبری اطاعت' اللہ کی مشیت ہوتی تو وہ سب لوگوں کو ایک دین پر کاربند فرما دیتا' لیکن جزا و سزا کا مدار اختیاری اطاعت پر ہے اور جو اپنے اختیار سے اطاعت کریں گے' وہی رحمت کے حق دار ہوں گے۔

اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو وہ ضرور زمین میں سرکشی کرتے' لیکن اللہ اپنی حکمت سے جتنا چاہتا ہے روزی عطا کرتا ہے' بے شک وہ اپنے بندوں کے حالات سے باخبر ہے۔

مسلمانوں کے معاملات باہمی مشاورت سے طے ہوتے ہیں اور برائی کا بدلہ اس جیسی برائی ہے' (یعنی یہ عدل کا تقاضا ہے) لیکن' جس نے اپنے (قصوروار کو) معاف کر دیا' تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ کرم پر ہے۔

کتاب اللہ کا ماخذ وحیِ ربانی ہے' اس کا مدار عقل و قیاس پر نہیں ہے۔

ہر عہد کے منکرین اپنے نبی کا مذاق اڑاتے رہے' مگر پھر ہم نے بڑی طاقت ور قوموں کو بھی ہلاک کر دیا۔ کفار فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے؛ حالانکہ وہ اللہ کے بندے ہیں۔

ہم نے ان کی دنیاوی زندگی میں ان کی معیشت (کے وسائل) کو تقسیم کیا ہے اور ہم نے (معاشی اعتبار سے) بعض کو بعض پر کئی درجے فضیلت

عطا کی ہے' تاکہ وہ ایک دوسرے سے خدمت لیں اور آپ کے رب کی رحمت اس مال سے بہت بہتر ہے' جس کو یہ جمع کر رہے ہیں۔

اگر لوگوں کے کفر میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہم ان کے لئے گھروں کی چھتیں' سیڑھیاں' دروازے اور مسندیں چاندی کی بنادیتے (اور چاندی ہی کیا) سونے کی بھی بنادیتے اور یہ سب دنیا کا سامانِ زیست ہے اور آپ کے رب کے پاس آخرت (کی نعمتیں صرف) متقین کیلئے ہیں۔

کفار و مشرکین کی غذا جہنم میں زقوم (تھوہر) کا درخت ہوگا' جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے گا' جیسے کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے' انہیں گھسیٹے ہوئے جہنم کے وسط میں لے جایا جائے گا اور پھر ان کے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا اور یہ صورتِ عذاب ہوگی۔

ہر دور کے ملحدین کا عقیدہ رہا ہے کہ جو کچھ ہے یہ دنیا کی زندگی ہے۔ پسِ مرگ کچھ بھی نہیں۔ قرآن نے بتایا کہ جس نے پہلی بار پیدا کیا' وہی دوبارہ زندہ کرے گا۔ جنہوں نے اس دنیا میں قیامت کے دن کو فراموش کرر کھا ہے' قیامت کے دن انہیں رحمتِ باری نظر انداز کر دے گی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور کوئی مددگار نہیں ہوگا۔۔

درسِ حدیثِ قدسی

اَلْمَوَاعِظُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّة

حجۃ الاسلام امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِی

اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ

اللہ کریم نے جس طرح قرآن حکیم میں اپنے بندوں کو نصیحتیں فرمائی ہیں، اسی طرح اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زبان حق ترجمان سے **"اَحادیث قدسیہ"** میں بھی نصیحتیں فرمائی ہیں۔

جس حدیث شریف کو حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے رب تعالٰی کی نسبت سے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا اسے **حدیثِ قدسی** کہتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۱، ص۱۸۰ ملخصًا)

حدیث قدسی 35: مساکین پر خرچ نہ کرنے کا سبب

يقول اللهُ عزّ وجلّ: "يا بن آدم! إنّك أصبحت بين نعمتين، لا تدري أيّهما أعظم ضدّك، أ ذنوبك المستورة عن النّاس أم الثّناء والحسن عليك ولو علم النّاس منك ما أعلمه، ما سلّموا عليك، وأعظم من ذلك العافية، وغناك عنهم، وحاجتهم إليك، وكفّ أذاهم عنك. فاحمدني واعرف قدر نعمتي عليك، وأخلص عملك من الرّياء، وتزوّد كزاد المسافر الخائف، واجعل خيرك تحت عرشي. يا بن آدم! قلوبكم القاسية تبكي من أعمالكم، وأعمالكم تبكي من أبدانكم، وأبدانكم تبكي من ألسنتكم، وألسنتكم تبكي من أعينكم. يا بن آدم! خزائني لا تنفد أبدا، فبقدر ما تنفق أنفق عليك، وبقدر ما تمسك أمسك عليك، وإنّما بخلك على المساكين بما رزقتك لسوء ظنّك وخوفك الفقر، وعدم ثقتك فيّ، لأنّي جعلت أصل خلقتك الاهتمام بالرّزق، فإذا اهتممت بالرّزق

ورزقتك، فأنفق ولا تبخل برزقي على عبادي، فقد ضمنت لك الخلف، ووعدتك الأجر، فلم تشكّ في كتابي؟ ومن لم يصدّق بوعدي، ومن لم يصدّق بأنبيائي، فقد جحد ربوبيّتي، ومن جحد ربوبيّتي كببته في النّار على وجهه". "."

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”اے ابن آدم! بے شک تو دو نعمتوں کے درمیان صبح کرتا ہے اور تو نہیں جانتا کہ دونوں میں سے کون سی بڑی ہے۔ لوگوں سے تیرے گناہوں کا پوشیدہ ہونا یا پھر لوگوں کا تیری تعریف وتوصیف کرنا اور اگر لوگ تیرے اُن اعمال سے واقف ہو جائیں جنہیں میں جانتا ہوں تو وہ تجھے سلام تک بھی نہ کریں۔ اور اس سے بڑھ کر نعمت یہ ہے کہ تُو عافیت میں ہے، تُو لوگوں سے مستغنی ہے جبکہ وہ تیرے محتاج ہیں اور تجھ سے لوگوں کی اذیت روک دی گئی ہے۔ لہٰذا میرا شکر کر اور میری نعمتوں کی قدر پہچان، اپنے عمل کو ریا سے پاک کرلے، خوف زدہ

مسافر کے زادِ راہ کی مثل زادِ راہ لے لے اور اپنی نیکی کو میرے عرش کے نیچے رکھ دے۔

اے ابن آدم! تمہارے سخت دل، تمہارے اعمال پر اور تمہارے اعمال، تمہارے جسموں پر اور تمہارے جسم، تمہاری زبانوں پر اور تمہاری زبانیں، تمہاری آنکھوں پر روتی ہیں۔

اے ابن آدم! میرے خزانے کبھی ختم نہیں ہوں گے، تیرے خرچ کرنے کی مقدار کے برابر میں تجھے عطا فرماتا ہوں اور جس قدر تُو (میری راہ میں) خرچ کرنے سے روکتا ہے اتنی مقدار میں تجھ سے روک لیتا ہوں۔ اور میرے عطا کردہ رزق میں سے تیرا مسکینوں پر خرچ نہ کرنا تیرے بُرے گمان، محتاجی کے خوف اور مجھ پر یقین نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ میں نے تیری خلقت کو رزق کے اہتمام کے ساتھ لازم کر دیا ہے، لہٰذا اگر تو رزق کا اہتمام کرتا ہے حالانکہ وہ میرا ہی عطا کردہ ہے تو (اسے میری راہ

میں) خرچ کر اور میرے دیئے ہوئے رزق میں سے میرے بندوں
پر خرچ کرنے کے معاملے میں بخل نہ کر کیونکہ میں تجھے اس
کا عوض عطا کرنے کا ضامن ہوں اور اس کے عوض میں، مَیں نے
تجھے اجر و ثواب عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے تو تُو کیوں میرے لکھے
ہوئے میں شک کرتا ہے؟ پس جس نے نہ تو میرے وعدے
پر یقین کیا اور نہ ہی میرے انبیاء کرام (عَلَیْھِمُ السَّلَام) کی تصدیق کی
بے شک اس نے میری رَبُوبِیَّت کا اِنکار کیا اور جس نے میری
رَبُوبِیَّت کا اِنکار کیا میں اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈالوں گا۔"

ہے۔

درسِ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حدیث:۳۵

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ (2)

(مسلم شریف، ج۲، ص۳۲۶)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو پچھاڑ دینے والا پہلوان نہیں ہے پہلوان تو وہی ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کا مالک ہے۔

شرح حدیث: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عام طور پر لوگ اس شخص کو بہت ہی طاقتور اور ''پہلوان'' سمجھتے ہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے اور لوگ اس کو نہ پچھاڑ سکیں لیکن اللہ ورسول کے

نزدیک بہت زیادہ طاقتور اور پہلوان وہ شخص ہے کہ اگرچہ وہ کسی کو پچھاڑ نہیں سکتا لیکن اس میں قُوَّتِ حِلْم اور طاقتِ برداشت کا اتنا عظیم خزانہ ہو کہ وہ شدتِ غیظ و غضب کی حالت میں بھی اپنے نفس پر پورا پورا کنٹرول اور قابو رکھتا ہو اور غصہ کی حالت میں بھی اس سے کوئی ایسا فعل صادر نہ ہو جو عقل یا شریعت کے خلاف ہو بلکہ عین غضب کی حالت میں بھی اس کے غصہ کے جوش پر اس کا ہوش غالب رہتا ہو جس کی وجہ سے وہ کوئی خلاف شریعت حرکت نہ کر سکے اس لیے لوگوں کو پچھاڑنے والا نہ تو شریعت کی نگاہ میں کوئی قابل تعریف کارنامہ انجام دینے والا ہے نہ دنیا و آخرت میں کسی مدح و ثنا کا مستحق اور اجر و ثواب کا حقدار ہے۔ مگر عین حالت غیظ و غضب میں جو شخص اپنے نفس پر کنٹرول اور قابو رکھے اور اس طرح اپنے نفس اَمَّارہ پر غالب ہو کر اس کو دبائے رکھے کہ گناہ کا صادر ہونا تو بڑی بات ہے اس کے حاشیۂ خیال میں

کسی گناہ کا تصور بھی نہ گزرے۔ یہ شریعت کی بارگاہ میں یقینا دنیاوآخرت کے اندر لائقِ صد تحسین وآفرین ہے اور دونوں جہان میں انعام واکرام کے اجروثواب کے قابل ہے۔

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل
(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)
https://wa.me/923208324094

رمضان المبارک کے بعد بہت ہی اہم دورۂ حدیث شریف شروع ہو گا

نصاب میں 14 کتب حدیث کی احادیث حذفِ تکرار کے ساتھ شامل

دورۂ حدیث شریف کا دورانیہ ایک سال ہو گا۔

شوال المکرم 1445ھ تا شعبان المعظم 1446ھ

شرکاء کو اختتام پر ان شاءاللہ سندِ حدیث اور اجازات بھی دی جائیں گی

دورۂ حدیث شریف میں شامل کتبِ حدیث

1- صحيح البخاري،،2- صحيح مسلم،،3- سنن أبي داود،،4- جامع الترمذي،

5- سنن النسائي،،6-موطأ مالک،،7- سنن ابن ماجہ،،8-مسند أحمد،

9سنن الدارمی،،10- السنن الکبری للبیھقی،، 11 صحیح ابن خزیمہ، ،

12 صحیح ابن حبان،،13-مستدرک الحاکم،،14-الأحادیث المختارة

راشد علی عطاری مدنی

ڈائریکٹر:ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل

https://wa.me/923208324094

اسلامی تحقیقات اور مقالہ نگاری میں معاون انتہائی اہم 70 سافٹ ویئرز کی ٹریننگ پر مشتمل منفرد کورس



10 روزہ

اسلامی مکتبات کورس

کورس میں شامل اہم سافٹ ویئرز کا اجمالی تعارف

کلاس آن لائن زوم پر 

- اسلامیات کے ہر موضوع پر جمع مواد میں معاون سافٹ ویئرز
- تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت، تاریخ وغیرہ کی تخاریج کے آسان انداز
- بغیر لائبریری اور کتب کے صرف آن لائن باحوالہ تحقیق کا طریقہ
- عربی عبارات پر اعراب لگانے والے سافٹ ویئرز (موبائل/کمپیوٹر)
- لغات/ڈکشنریز کے سافٹ ویئرز (موبائل/کمپیوٹر)
- ختم نبوت پر ہزاروں صفحات کی سینکڑوں کتب کے سافٹ ویئرز
- مکتبہ شاملہ (موبائل/کمپیوٹر) کے آن لائن اور آف لائن 8 سافٹ ویئرز
- قرآنی علوم و معارف کے سافٹ ویئرز (موبائل/کمپیوٹر)
- تفسیری مجموعہ جات کے سافٹ ویئرز (موبائل/کمپیوٹر)
- حدیثی علوم و معارف کے سافٹ ویئرز (موبائل/کمپیوٹر)
- فقہی علوم و معارف کے سافٹ ویئرز (موبائل/کمپیوٹر)
- ہزاروں عربی کتب کی مائیکرو سافٹ ورڈ فائلز فراہم کرنے والے سافٹ ویئرز

چند اسلامی مکتبات کے نام

المکتبۃ الاسلامیۃ الکترونیۃ	مکتبۃ الاسلام
مکتبۃ السیرۃ والتاریخ الاسلامی	مکتبہ ختم نبوت
مکتبۃ موسوعۃ التفاسیر	الباحث القرآنی
مکتبہ بیاناتِ اسلامیہ	الباحث الحدیثی
مکتبہ شاملہ گولڈن	الباحث العلمی
مکتبہ شاملہ موبائل	موسوعہ البخاری
المکتبۃ الاسلامیہ	المکتبۃ الوقفیۃ
مکتبہ شاملہ التراث	مکتبہ جبریل
جامع الکتب التسعۃ	مکتبۃ التفاسیر
مکتبۃ الجامع المخطوطات	مکتبۃ النور

داخلہ و کلاس کی تفصیل

17 تا 26 اپریل 2024ء | 09:30 تا 10:30 رات (پاکستانی وقت)

روزانہ کی ریکارڈنگ واٹس اپ | اختتام پر سرٹیفکیٹ

زیر نگرانی و تربیت

استاذ التحقیق والتصنیف علامہ راشد علی مدنی

ڈائریکٹر ہادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

داخلہ فیس انتہائی کم

پاکستان: 500 روپے صرف

ہندوستان: 250 روپے صرف

یوکے و دیگر: 10 پاؤنڈ صرف

داخلہ کے لیے "مکتبات" لکھ کر واٹس اپ کریں ONLY WHATSAPP : +92320-8324094